Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

تار کا پتہ ـــــ الفضل لاہور

روزنامہ

الفضل لاہور

۱۴ شعبان ۱۳۷۳ ہجری

فی پرچہ ۱۰

جلد ۸/۴۳ ۔ ۱۸ شہادت ۱۳۳۳ ہش ۔ ۱۸ اپریل ۱۹۵۴ء ۔ نمبر ۲۹

فلسطین کے مسئلہ پر غور کرنے کیلئے وزیر خارجہ پاکستان کی تجویز کا حکومت شام کی جانب سے خیر مقدم!

دمشق ۱۷ اپریل:۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے دمشق سے خبر دی ہے کہ شامی حکومت نے وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی حالیہ تجویز کا خیر مقدم کیا ہے۔ جس میں آپ نے کہا تھا۔ کہ فلسطین کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے بیت المقدس میں عرب اور اسلامی ممالک کی ایک مشترکہ کانفرنس بلائی جائے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کانفرنس کی تاریخ مقرر کرنے کے لئے شام اور عرب ملکوں کے درمیان رابطہ قائم کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ دمشق کے اخبار "الایام" نے وزیر خارجہ پاکستان کی اس تجویز کے بارہ میں لکھا ہے۔ کہ یہودی خطرہ سے بچنے کے لئے یہ سب سے بہترین عملی تجویز ہے۔ یہ تجویز اس قابل ہے۔ کہ یہ عرب لیگ میں پیش کی جائے۔ اور اس پر پورے طور پر غور و خوض کیا جائے۔

جماعت احمدیہ پاکستان کی سالانہ مجلس مشاورت ربوہ میں شروع ہو گئی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا نمائندگانِ مجالس سے افتتاحی خطاب

بجٹ اور دیگر امور پر غور کرنے کے لئے تین سب کمیٹیوں کا قیام!

ربوہ ۱۶ ماہ شہادت:۔ آج بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کا اجلاس شروع ہوا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے۔ کہ اجلاس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر فرمایا۔ جب احباب نے حضور کے وجود باجود کو اپنے درمیان موجود پایا۔ تو ان کے قلوب بے پایاں خوشی مسرت اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء سے معمور ہو گئے۔ کیونکہ جب سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے یہ پہلا موقع تھا۔ کہ حضور باہر تشریف لائے اور احباب کے درمیان رونق افروز ہو کر ان سے خطاب فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہماری دعاؤں کو قبولیت کا شرف عطا فرمایا۔ اور یہ مبارک ساعت پھر ہمیں نصیب ہوئی۔ کہ حضور ہمارے درمیان تشریف لائے۔ اور ہمیں حضور کا دیدار کرنے اور حضور کے روح پرور الفاظ سننے اور حضور کی اقتداء میں دعا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ذٰلِکَ فَضلُ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ۔

نماز جمعہ کے بعد جو مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے پڑھائی۔ لجنہ اماء اللہ کے ہال میں مجلس مشاورت کا اجلاس شروع ہوا۔ اس اجلاس میں شمولیت کے لئے پنجاب کے علاوہ صوبہ سرحد۔ آزاد کشمیر سندھ۔ بلوچستان۔ مشرقی بنگال غرض پاکستان کے ہر حصہ سے نمائندگان تشریف لائے ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں بیرونی ممالک مثلاً انڈونیشیا۔ امریکہ۔ سیلون۔ شام کینیا (مشرقی افریقہ) سیرالیون۔ گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) کی احمدی جماعتوں کے نمائندگان نے بھی شرکت فرمائی۔ تین بجنے میں دس منٹ باقی تھے۔ جب کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہال میں تشریف لائے۔ احباب نے کھڑے ہو کر نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کیا۔

شام کے مخلص واقف زندگی نوجوان السید سلیم الجابی صاحب نے خوش الحانی کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت فرمائی۔ جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک لمبی اجتماعی دعا کے ساتھ مجلس مشاورت کا افتتاح کیا۔ دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کرسی پر بیٹھے ہوئے مختصر تقریر فرمائی۔ حضور نے بجٹ سے تعلق رکھنے والے بعض اہم امور پر روشنی ڈالتے ہوئے نمائندگان کو انہیں ملحوظ رکھنے کی نصیحت فرمائی۔ اس ضمن میں حضور نے نوجوانوں کو خاص طور پر یہ تلقین فرمائی۔ کہ وہ اپنے اندر ذمہ داری کا احساس اور محنت کرنے کی عادت پیدا کریں۔ حضور نے فرمایا۔ اگر یہ دو خصوصیتیں ہمارے نوجوان اپنے اندر پیدا کریں۔ تو وہ زمین سے آسمان تک پہنچ سکتے ہیں۔

حضور نے اپنی علالت طبع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ تو اب زخم کو آرام ہے۔ لیکن زخم کے نتائج کے رفع ہونے میں ابھی کافی وقت لگے گا۔ ابھی تک کمزوری۔ نقاہت اور بخار اور نزلہ کی آمیزش وغیرہ کے علاوہ زخم کے مقام پر درد محسوس ہوتا ہے۔ اور گردن کو آزادی سے ہلایا نہیں جا سکتا بولنے میں بھی دقت محسوس ہوتی ہے۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق ابھی ایک لمبے عرصہ تک آرام کی ضرورت ہے۔ حضور نے فرمایا اسی وجہ سے میں اس دفعہ مشاورت کے اجلاسوں میں پہلے کی طرح شریک نہ ہو سکوں گا۔ کسی کسی وقت آنے کی کوشش کروں گا بہرحال میری عدم موجودگی میں بھی مشاورت کی کارروائی ایجنڈے کے مطابق جاری رکھی جائے۔ اور اس کی رپورٹ ساتھ کے ساتھ مجھے بھیجی جایا کرے۔ تاکہ میں ان کے متعلق اپنی رائے اور فیصلوں کا اظہار کر سکوں۔

اس کے بعد حضور نے مختلف سب کمیٹیاں مقرر کرنے اور مشاورت کی کارروائی چلانے کے لئے مکرم مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب کو بطور چیئرمین مقرر فرمایا۔ اور پھر حضور واپس تشریف لے گئے۔

حضور کے تشریف لے جانے کے بعد مکرم مرزا عبد الحق صاحب نے نمائندگان کے مشورہ سے مندرجہ ذیل تین سب کمیٹیاں مقرر کرنے کا اعلان فرمایا۔

(۱) سب کمیٹی بیت المال (جو صدر انجمن احمدیہ کے علاوہ تحریک جدید کے میزانیہ پر بھی غور کرے گی)۔ اس کے صدر مکرم چوہدری نعمت خان صاحب اور سیکرٹری مکرم ناظر صاحب بیت المال اور وکیل المال صاحب مقرر ہوئے۔ اس کے ۳۶ ممبر ہوں گے۔

(۲) سب کمیٹی نظارت تبلیغ و نظارت علیا۔ اس کے صدر مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب اور سیکرٹری مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ اور مکرم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ مقرر ہوئے۔ اس کے ۱۲ ممبر تجویز ہوئے۔ (۳) سب کمیٹی تعلیم و تربیت۔ اس کے صدر پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب اور سیکرٹری نائب ناظر صاحب تعلیم و تربیت مقرر ہوئے۔ اس کے ۱۰ ممبر مقرر ہوئے۔ سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد اجلاس کل پر ملتوی ہوا۔ (نامہ نگار)

پشاور میں شاہ سعود کا پرتپاک خیر مقدم

پشاور ۱۷ اپریل:۔ آج شاہ سعود بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے پشاور پہنچے۔ جہاں ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ شاہ کا جلوس ڈیڑھ سو کاروں پر مشتمل تھا۔ شاہ ایک کھلی کار میں بیٹھے تھے آج شام صوبہ سرحد اور قبائلی علاقہ کے باشندوں نے شاہ کے اعزاز میں ایک دعوت استقبالیہ منعقد کی۔ سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے شاہ سعود نے کہا۔ کہ اسلام مساوات کا علمبردار ہے۔ اور وہ نام نہاد نسلی برتری روا نہیں رکھتا۔ انہوں نے کہا۔ کہ انسانیت کی بھلائی کا مدار اسلامی اصولوں میں مضمر ہے آپ نے یقین دلایا۔ کہ وہ قرآن مجید اور سنت پر عمل کر کے اسلام کی خدمت کرتے رہیں گے۔ آپ نے کہا۔ کہ آپ لوگوں نے جس پرتپاک طور پر میرا استقبال کیا ہے۔ میں اسے کبھی نہیں بھولوں گا۔

جنوبی کوریا نے جنیوا کانفرنس میں شامل ہونے سے انکار کر دیا

سیئول ۱۷ اپریل:۔ جنوبی کوریا کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اگر اقوام متحدہ نے اس کی پیش کردہ شرائط تسلیم نہ کیں۔ تو وہ جنیوا کانفرنس میں شرکت نہیں کرے گا۔

مراکش میں امن بحال کرنے کے لئے خاص انتظامات

رباط ۱۷ اپریل:۔ مراکش میں فرانس کے ریذیڈنٹ جنرل نے کہا ہے۔ کہ مراکش کی حکومت نے ملک میں امن بحال رکھنے کے لئے خاص انتظامات کئے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ اس سلسلہ میں خاص طور پر کاسابلانکا میں مزید پولیس طلب کر لی گئی ہے۔ عنقریب اور اقدامات بھی کئے جائیں گے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے انصاف پریس سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جو شخص اپنا ہر کام اللہ تعالیٰ کے لئے کرے اسکا ایمان کامل ہوگیا

عن ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احب للہ و ابغض للہ و اعطیٰ للہ و منع للہ فقد استکمل الایمان (سنن ابوداؤد)

ترجمہ۔ ابو امامہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے لئے محبت کرے اور اللہ کے لئے کسی کو ناپسند کرے۔ اور اللہ کے لئے دے اور اللہ کے لئے رکھے تو اس کا ایمان کامل ہوگیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

متقی کی علامات

"پس ہمیشہ دیکھنا چاہیئے کہ ہم نے تقوےٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالےٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کرکے اس کے کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب (ص ۲۸)

جو شخص اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے۔ اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہوں۔ یعنی یہ بھی ایک متقی کی علامت ہے کہ اللہ تعالےٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔"

(ملفوظات)

دورِ اول کا کہاں کہاں سے وعدہ کیا تھا؟

دور اول کے ہر مجاہد کے لئے اعلان دیا جا رہا ہے۔ کہ وہ اس بات کی تسلی کرلے کہ اس کا نام انیس سالہ فہرست میں لکھا گیا ہے۔ تاکہ کتاب میں شائع ہو سکے۔ بعض احباب یہ تو لکھتے ہیں کہ انیس سالہ حساب فوراً بھجوا دیا جائے۔ مگر یہ نہیں لکھتے کہ پہلے دسویں سال کا چندہ کہاں سے ادا کیا تھا۔ اور اس کے بعد گیارھویں سال سے انیس سال تک کہاں کہاں سے وعدے کرتے رہے ہیں۔ تا حساب بنانے میں آسانی ہو۔ اس وجہ سے بعض کے جواب میں دیر ہو جاتی ہے۔ پس احباب کو چاہیئے کہ انیس سالہ حساب ضرور دریافت کریں۔ لیکن ساتھ ہی دسویں سال کا وعدہ کہاں سے کیا اور اس کے بعد کے وعدے کہاں کہاں سے کئے تھے۔ یہ تشریح بھی فرمائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

پتہ مطلوب ہے

(۱) بابو فضل کریم صاحب دوکاندار جو کہ ۱۹۴۹ء و ۱۹۵۰ء میں جماعت احمدیہ وزیر آباد کے سیکرٹری مال تھے نظارت ہذا کو ان کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ لہٰذا اگر بابو صاحب موصوف اعلان ہذا کو خود پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے متعلق علم ہو کہ وہ آجکل کہاں ہیں۔ تو ان کے ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ ناظر بیت المال

(۲) میاں عبدالکریم صاحب ولد میاں عبدالجلیل صاحب بھاگلپوری سابق درویش قادیان کا پتہ درکار ہے۔ جو دوست ان کے ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو مطلع کریں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ ناظر بیت المال

درخواستِ دعا! میرے چھوٹے بھائی کیڈٹ نذیر احمد صاحب ایف۔ اے (فائنل) کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ بشیر احمد رفیق بی۔ اے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور

— ایک خط —

روزنامہ المصلح کراچی مورخہ ۲۳ مارچ میں مبشر احمد ابن لفٹننٹ محمد سعید صاحب پنشنر کے ایک گندے اور گستاخانہ خط کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد شائع ہوا تھا مبشر احمد مذکور کے والد لفٹننٹ محمد سعید صاحب کی طرف سے اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل خط حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں موصول ہوا ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میرے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ خدا آپ کو سلامت رکھے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اس سے قبل ایک عدد عریضہ حضور کی خدمت میں تحریر کر چکا ہوں۔ مجھے مبشر احمد کے گندے الفاظ نے خاک میں ملا دیا ہے۔ اس رشتہ کے متعلق ہم نے بہت دکھ اٹھایا۔ وہ سمجھدار ہوتا تو نکاح کے بعد خاموش ہو جاتا۔ اور لڑکی کے والدین کو کسی قسم کا خط نہ لکھتا ۲½ سال سے نہ میں مبشر کو ملا ہوں اور نہ ہی اس عرصہ میں میں نے اسے کبھی کوئی خط ڈالا ہے۔ اس کی وجہ اسی رشتہ کی خرابی تھی۔ اس کے گندے اور بدبودار الفاظ سے میں سخت دکھی ہوا ہوں۔ جہاں میں اپنی بریت کے لئے حضور سے اپنے اخلاص اور انتہائی محبت اور فرمانبرداری کا اقرار کرتا ہوں۔ وہاں اس بد باطن لڑکے کے اس فعل پر اظہار بیزاری کرتا ہوں۔ آج اخبار میں ایک اعلان ارسال کر دیا ہے جس کی ایک نقل حضور کے ملاحظہ کے لئے ارسال ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اولاد کے ابتلا میں ثابت قدم رکھے انشاء اللہ آپ مجھے ثابت قدم پائیں گے۔ مبشر میرا اکلوتا بیٹا ہے۔ اس نے گندگی پر منہ مارا ہے۔ اور اپنے روحانی باپ کا دل دکھایا ہے۔ وہ اب نہ اس دنیا میں میرا ساتھی رہا ہے۔ نہ موت کے بعد میرا ساتھی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مجھے حضور کے قدموں میں رکھے۔ اور غلاظت سے ہمیشہ دور رکھے آمین

(خاکسار۔ محمد سعید پنشنر ربوہ)

ضروری اعلان

رسالہ الفرقان کا اپریل کا پرچہ مجلس مشاورت پر شائع ہو رہا ہے اس نمبر میں عیسائیوں کے ٹریکٹ "خاتم النبیین" کا جواب بھی شائع ہو رہا ہے۔ اور اشتراکیت اور قرآن مجید کے موضوع پر ایک اہم مقالہ شائع ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں آیت انہ لعلم للساعۃ پر مذاکرہ علمیہ اور متعدد علمی مقالات طبع ہوئے ہیں مجلس مشاورت کے موقعہ پر آنے والے دوست رسالہ دستی طور پر حاصل کرلیں۔ اور بقایادار احباب اپنا بقایا بھی ادا فرمائیں۔ نئے خریدار پانچ روپے سالانہ چندہ ادا فرما کر خریداری منظور فرمائیں۔

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری ایڈیٹر الفرقان ربوہ)

ولادت

خاکسار کے بڑے بھائی ایم عبدالرحیم خان کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ یکم اپریل ۱۹۵۵ء بروز جمعرات دن کے ایک بجے فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے عبداللطیف نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری فضل کریم صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر منڈھا پورے والہ کا پوتا اور چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب کھوکھر آف وزیر آباد کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو سب دینی اور دنیاوی نعمتوں سے سرفراز فرمائے آمین۔ عبدالرحمٰن خان بھٹہ فسٹ ایر ایم۔ بی۔ بی۔ ایس میڈیکل کالج لاہور (۲) میری حقیقی ہمشیرہ کے گھر خدا تعالےٰ نے ۵۵-۴-۲ کو پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے، احباب جماعت نومولودہ کی درازی عمر صالحہ اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالرحمٰن خان ایجنٹ احمدیہ اخبارات کوئٹہ۔

دعائے مغفرت محمد اکرم خان صاحب شہید کی اہلیہ محترمہ مورخہ ۲۳ مارچ کو فوت ہو گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ مخلص خاتون تھیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ بشیر احمد رفیق بی۔ اے جامعۃ المبشرین ربوہ

روزنامہ الفضل لاہور
۱۸ اپریل ۱۹۵۲ء

معاشرہ کی اصلاح اور اخلاقی اقدار

اس زمانے میں دین سے فرار کی جو بے شمار راہیں اختراع کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب تک لوگوں کی اقتصادی حالت بہتر نہ ہو۔ وہ کبھی دین کی طرف راغب نہیں ہو سکتے۔ گویا پیٹ اور روٹی کو انسانی زندگی میں بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اور انسان کے تمام افعال و اعمال کا منبع و مصدر صرف اور صرف یہی ایک مسئلہ ہے۔ جو لوگ اس خیال کے حامی ہیں۔ اور جن کی تی زمانہ کمی نہیں ہے۔ ان کے نزدیک یہ انتہائی لازمی اور ضروری ہے کہ پہلے لوگوں کو فکر و فاقہ سے نجات دلائی جائے۔ اس کے بعد ہی وہ خدا رسول اور دین کی طرف راغب ہو سکتے ہیں۔ ورنہ اس ضمن میں ہر کوشش رائیگاں جائے گی۔ اور اس کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوگا۔

موجودہ زمانے میں اس خیال کو پھیلانے اور عام کرنے میں کمیونسٹوں نے بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ کیونکہ غریب عوام کو بھڑکانے اور سعی و عمل کی صحیح راہوں سے انہیں ہٹا کر تخریب پر آمادہ کرنے کا اس سے زیادہ مؤثر اور کوئی حربہ نہیں ہو سکتا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسکے نتیجہ میں لوگوں کا مذہب سے بے پروا ہو کر تمام اخلاقی قیود سے آزاد ہو جانا لازمی ہے۔ سو کمیونسٹوں کو اور چاہیئے ہی کیا۔ اگر لوگوں کی توجہ مذہب سے ہٹ کر پیٹ اور روٹی کے دھندوں میں ہی مرکوز ہو جاتی ہے۔ اور وہ ہر قسم کی اخلاقی قیود پھاند کر وہ کچھ کر گزرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں جس کی کسی با اخلاق انسان سے توقع نہیں کی جا سکتی۔ تو کمیونزم کے حامیوں کے لئے یہ سب باتیں ہزار قبیح ہونے کے باوجود منتہائے المراد کا درجہ رکھتی ہیں۔

جو کچھ ہم نے اوپر بیان کیا ہے اس سے ہمارا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ انسانی زندگی میں پیٹ اور روٹی کے مسائل کو کوئی اہمیت حاصل ہی نہیں۔ اپنی اپنی جگہ یہ چیزیں بھی یقیناً اہم ہیں۔ اور ان کے حصول کے لئے جائز سعی و عمل ہر انسان پر فرض ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے انسانی زندگی کی بقا اس امر کے ساتھ وابستہ رکھی ہے کہ انسان محنت شاقہ سے روزی کمائے کھائے پیئے اور اس طرح دنیا میں حیات انسانی کا تسلسل جاری رہے لیکن جس بلند روحانی مقصد کے لئے اللہ تعالےٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اسے نگاہوں سے اوجھل کر کے انسان کی تمام تر جدوجہد کو زندگی کے صرف مادی اور سفلی پہلو میں ہی مرکوز کر دینا ہرگز درست نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ یہ تو خود معاشرے میں فساد عظیم کی بنیاد ڈالنے کے مترادف ہے

اگر یہ صحیح ہے کہ ایک بھوکا یعنی ایسا شخص جو فکر معاش سے آزاد نہ ہو با خدا نہیں بن سکتا۔ یا یہ کہ با خدا اور دیندار بننے کے لئے فکر معاش اور اسی قسم کے دیگر تفکرات سے آزاد ہونا ضروری ہے۔ تو پھر آج ان ممالک میں جہاں دولت و ثروت کی ریل پیل ہے۔ اور جہاں لوگوں کو آرام و آسائش کی تمام سہولتیں میسر ہیں خدا پرستی اور دینداری کا جذبہ عام ہو جانا چاہیئے تھا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ معاملہ اسکے بالکل برعکس ہے خاص طور پر وہی ملک آج بے دینی اور ناخدا ترسی کی آماجگاہ بنے ہوئے ہیں۔ جن کے ہاں آرام و آسائش کے مادی سامانوں کی فراوانی ہے۔ اور جو دن رات دولت میں کھیل رہے ہیں۔ چنانچہ امریکہ ہی کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ وہ اس وقت دنیا کا مالدار ترین ملک ہے۔ اس کی دولت کا یہ حال ہے کہ وہ دوسروں کو مفت بانٹ رہا ہے۔ اور پھر بھی وہ کسی صورت میں ختم ہونے میں نہیں آتی۔ ظاہر ہے کہ اس کے باشندے فکر معاش کی الجھنوں سے یکسر آزاد ہیں۔ اس کے باوجود دینداری اور خدا پرستی تو کجا وہاں کے لوگ روز بروز مذہب سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ اور ان میں جرائم کی رفتار اس تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے۔ کہ وہاں کا اہل الرائے طبقہ چیخ اٹھا ہے کہ آخر اس ملک کا بنے گا کیا۔ امریکہ کے مشہور رسالے "نیوز ویک" نے اس سال کے اوائل میں جرائم کی بڑھتی ہوئی رفتار پر گہری تشویش کا اظہار کیا تھا۔ اس نے لکھا تھا کہ پہلے زیادہ تر غریبوں کے بچے جرائم کے مرتکب ہوتے تھے۔ لیکن اب متمول گھرانوں کے لڑکے بھی قسم ہا قسم کے جرائم کا ارتکاب کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔ چنانچہ زیادہ عرصہ نہیں گزرا نیو یارک پولیس نے ایک سترہ سالہ لڑکے کو پکڑا جو راہ چلتی عورتوں پر چاقو سے حملہ کر کے اور انہیں ڈرا دھمکا کر انہیں لوٹ لیا کرتا تھا۔ وہ کسی غریب گھرانے سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ ایک مشہور مصنف اور مزاح نگار کا بیٹا ہے۔ جو نیویارک کے ایک نہایت ہی متمول علاقے میں رہتا ہے (بحوالہ ہفت روزہ "نیوز ویک" مورخہ ۸ر فروری ۱۹۵۲ء صفحہ ۲۶)

امریکہ جیسے مالدار ملک میں جہاں لوگ فکر معاش سے آزاد ہیں جرائم کا بڑھتے چلے جانا اور پھر پڑھے لکھے اور مالدار گھرانے کے نوجوانوں کا اس درجہ بگڑ جانا کہ وہ کوئی بھی خلاف اخلاق حرکت کر گزرنے میں قطعاً باک محسوس نہ کریں۔ صاف ظاہر کرتا ہے کہ دین سے بیزاری اور بے دینی کی طرف میلان کا باعث محض بھوک و ننگ نہیں ہے ورنہ وہ لوگ جو بھوک ننگ کی مصیبتوں سے بالکل آزاد ہیں کبھی عادی مجرم نہ بنتے پس یہ کہنا کہ جب تک پیٹ اور روٹی کا مسئلہ حل نہیں ہو جاتا مذہب کو لپیٹ کر رکھ دینا چاہیئے۔ لوگوں کو دین سے برگشتہ کر کے انہیں تخریب کی راہوں پر لگانے کا ایک بہانہ ہے جس سے لوگوں کی اخلاقی حالت جو پہلے ہی گری ہوئی ہے۔ اور زیادہ گرے گی۔ اور معاشرے میں فساد بڑھتا چلا جائے گا۔ ایسا کرنا مرض کو کم کرنے کی بجائے اسے اور بڑھانے کے مترادف ہے۔ جب تک اخلاق کو اقتصادیات، سیاست تجارت صنعت و حرفت الغرض ہر چیز پر مقدم نہیں رکھا جائے گا۔ اس وقت تک معاشرے کا موجودہ فساد دور نہیں ہوگا۔ اور اخلاقی حالت کی بہتری مذہب کا دامن پکڑے بغیر ناممکن ہے۔

اگر دیکھا جائے تو تمام خرابی کی جڑ یہ ہے کہ مغربی تہذیب اخلاقی اقدار سے یکسر تہی دست ہے۔ جس کی وجہ سے غریب غربت سے چھٹکارا پانے کے لئے ناجائز ذرائع اختیار کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں اور امراء دولت کی فراوانی کے باوجود اخلاقی عیوب کا شکار ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ اگر روحانی نشأۃ ثانیہ کے ذریعہ دونوں طبقے اپنی اپنی جگہ صبر اور انفاق کے اسلامی اصولوں پر کاربند ہو جائیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ دنیوی اور روحانی لحاظ سے دونوں کی کایا نہ پلٹ جائے اور وہ معاشرہ جو مغربی تہذیب کے زیر اثر اس وقت دنیا کے مختلف ممالک میں دن بدن مجرموں کی تعداد بڑھا رہا ہے۔ خود اس تعداد کو گھٹانے اور کم کرنے کی ضمانت نہ دینے لگے

پس جہاں تک دین سے بے رغبتی کا تعلق ہے اس میں اقتصادی بدحالی اور بھوک ننگ کو بنیادی حیثیت حاصل نہیں ہے۔ بلکہ معاشرے کا اخلاقی اقدار سے تہی دست ہونا اس کا اصل سبب ہے۔ کیونکہ جب تک سماجی ماحول کے زیر اثر نئے مجرم بننے کا سلسلہ بند نہیں ہوگا۔ اس وقت تک ارتکاب جرائم کے سلسلے میں کسی قسم کی انسدادی کارروائیاں سود مند ثابت نہیں ہونگی پس اصل علاج افراد اور قوموں کا روحانی احیاء ہے نہ کہ مذہب سے برگشتگی کی ترغیب ہم ان گزارشات کو امریکہ کے رسالہ ہفت روزہ "نیوز ویک" ہی کے ایک اقتباس پر ختم کرتے ہیں۔ کیونکہ اس مرض کی تشخیص کے بعد اس کے اصل علاج کی طرف توجہ دلائی گئی ہے وہ لکھتا ہے۔

"علوم جرائم کے ماہروں کی رائے یہ ہے کہ صرف قوم کے مضبوط تر اخلاقی نظام اور لوگوں کے روحانی احیاء کے ذریعہ ہی جرائم کی بڑھتی ہوئی رفتار کو روکا جا سکتا ہے۔

پولیس مجرموں کو پکڑ سکتی ہے اور تعزیری ادارے انہیں محبوس رکھ سکتے ہیں۔ لیکن وہ بلا واسطہ طریق پر اصل مسئلے کو حل نہیں کر سکتے۔

وہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ معاشرہ خوفناک طریق پر پوری تیز رفتاری کے ساتھ نئے مجرم پیدا کرتا چلا جا رہا ہے۔" (نیوز ویک مورخہ ۸ فروری ۱۹۵۲ء صفحہ ۲۷)

کنری سندھ میں آباد ہونے کا موقعہ

سندھ میں سلسلہ کی زمینوں کے قریب ایک نیا قصبہ جس کی جلد تر ترقی کے وسیع و روشن امکانات ہیں کنری ہے ایسے دوست جو نجاری۔ آہنگری زرگری یا کسی دوسرے پیشہ سے واقف ہوں یا دوکانداری میں دلچسپی رکھتے ہوں اور سندھ میں آباد ہونا چاہتے ہوں۔ انہیں کنری میں آباد ہونے کے موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ وہاں پر پیشوں اور تجارتوں میں شہر کے بڑھنے کے ساتھ ضرور خاصی ترقی ہوگی۔ اور اب سے وہاں رہائش اختیار کر لینے والے فائدہ میں رہیں گے۔

یہ دفتر معلومات وغیرہ کے حصول میں دوستوں سے ہر ممکن تعاون کرے گا۔

خاکسار مشتاق احمد باجوہ وکیل الزراعت

پیشگی قیمت آنے پر ہی پرچہ جاری کیا جاتا ہے
قیمت موجود ہو تو پرچہ جاری رکھا جاتا ہے۔
(منیجر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی) (۲)

مہاراجہ دلیپ سنگھ کی تاج پوشی کی رسم بھی عجیب و غریب طریق پر ادا کی گئی۔ اس کے متعلق مشہور سکھ مورخ گیانی گیان سنگھ نے بیان کیا ہے:-

"ظالم و عاقبت نااندیش اجیت سنگھ (یہ سکھ حکومت کا ایک درباری تھا) سلطنت کے لائق و بہادر بادشاہ (شیر سنگھ) کو معہ اس کے وزیر (دھیان سنگھ ڈوگرہ) کے اس طرح برباد کر کے بڑی خوشی سے زنانخانہ میں چلا گیا اور وہاں سے دلیپ سنگھ کو جو اس وقت پانچ سال کی عمر میں تھا لاکر پنجاب کی گدی پر بٹھا دیا۔ اور مہاراجہ شیر سنگھ کے لہو کا جو اس کے سر میں سے ٹپک رہا تھا ٹیکہ لگا دیا۔ اور نئی سلطنت کی خوشی میں ہر ایک انتظام کو بھول گئے۔ محفل نوشا نوش اور بزم رقص و سرود میں مصروف ہو گئے۔ تمام رات ناچ و رنگ ہوتا رہا۔ اور شراب کا دور پیہم چلتا رہا۔ افسوس کہ پنجاب کی ایسی بھاری سلطنت جس کو مہاراجہ رنجیت سنگھ نے بڑی کوشش اور محنت سے حاصل کیا تھا۔ اب مثل کھلونا کے لڑکوں کے ہاتھ پڑ گئی جو اسے دن بھر سینکڑوں دفعہ پٹخ پٹخ مار مار کر توڑتے اور اتنی مرتبہ ہی جوڑتے تھے"

(تواریخ گورو خالصہ اردو حصہ سوم صفحہ ۲۱۶)

سکھ مورخین اس امر کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ جب مہاراجہ دلیپ سنگھ کو گدی پر بٹھا کر مہاراجہ شیر سنگھ کے خون سے ٹیکہ لگایا گیا کہ مہارانی جنداں کو یہ بات ناگوار گذری اور اس نے اسے اپنی اور مہاراجہ دلیپ سنگھ کی بدشگونی پر محمول کیا۔ چنانچہ گیانی پرتاپ سنگھ رقمطراز ہیں:-

"اجیت سنگھ (مہاراجہ شیر سنگھ کو قتل کرنے کے بعد) راج محل میں گیا اور پانچ سالہ دلیپ سنگھ کو لاکر تخت پر بٹھا دیا۔ اس نے شیر سنگھ اور کنور پرتاپ سنگھ کے خون کا ٹیکہ دلیپ سنگھ کو لگایا۔ اس وقت رانی جنداں نے کہا ہائے میرے بیٹے کو خون کا ٹیکہ لگا کر تخت پر بٹھایا گیا ہے۔ یہ بہت برا شگون ہے۔ اور ہمیں چین سے سانس لینے کا موقعہ میسر نہیں آئے گا"

(ترجمہ از اتہاسک لیکچر صفحہ ۲۸۹)

ایک پانچ سال کے بچہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کا حکومت کا کام چلانے سے کیا تعلق تھا۔ ہاں سکھ سرداروں کو اس طرح ہلڑ بازی کا پورا موقعہ مل گیا یہاں تک کہ آئے دن کی خانہ جنگیوں نے انگریزوں کو پنجاب کا تخت سنبھالنے کی دعوت دی۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان تحریر فرماتے ہیں:-

"خالصہ گورو سکھی سے خالی ہونے کی وجہ سے اپنے کرم اور دھرم سے بالکل گر چکا تھا۔ خالصہ کی فوجوں نے اپنے سر پر کوئی روحانی ڈنڈا نہ دیکھ کر وہ چالیں چلیں کہ جن کی وجہ سے وہ آپس میں ہی الجھ کر رہ گئیں ایک دوسرے کا حق چھیننے کی غرض سے تلوار اٹھائی۔ آپس میں خانہ جنگی اور کشت و خون کا وہ دور چلا کر خدا کی پناہ۔ خالصہ کی اس گراوٹ اور خانہ جنگی نے پنجاب کے تخت کے لئے انگریزوں کو دعوت دی"

(ترجمہ از گورو پرکاش صفحہ ۲۶)

اس قتل و غارت اور کشت و خون کے دور دورہ میں سکھوں کی انگریزوں سے بھی کہیں کہیں جھڑپیں ہوئیں۔ لیکن خانہ جنگی اور باہمی فساد کی وجہ سے انہیں ہر لڑائی میں ندامت ہی اٹھانی پڑی اور انگریز فتحیاب ہوتے رہے۔ اس طرح آہستہ آہستہ انگریزوں کا دخل پنجاب میں بڑھتا گیا۔ پہلی لڑائی کے خاتمہ پر انگریزوں کی طرف سے لارڈ ہارڈنگ نے ۲۰ فروری ۱۸۴۶ء کو یہ اعلان کیا

"انگریزوں کا خیال پنجاب کو اپنے راج میں شامل کرنے کا نہیں۔۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دربار کے سرداروں کی امداد سے انگریزوں کے گہرے دوست مہاراجہ رنجیت سنگھ کے بیٹے دلیپ سنگھ کے ماتحت سکھ راج کو قائم کرنے کی انہیں دلی تمنا ہے۔ لیکن اگر سکھ قوم کو بدامنی سے بچانے کا یہ طریق کارگر ثابت نہ ہوا۔ اور انگریزوں کے خلاف لڑائی کی تیاری کی گئی تو پھر جس ڈھنگ سے پنجاب کا نظم و نسق چلانے میں انگریزوں کا فائدہ ہوگا۔ اسی طرح کیا جائیگا"

(ترجمہ از اتہاسک لیکچر صفحہ ۲۰۸)

اس اعلان کے ساتھ انگریز لاہور دربار کے علاقہ میں داخل ہو چکے تھے۔ ۹ مارچ ۱۸۴۶ء کو انگریزوں اور لاہور دربار کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جس کی سولہ دفعات تھیں۔ اس میں آخری شرط یہ تھی کہ:-

"دلیپ سنگھ مہاراجہ۔ رانی جنداں سرپرست۔ لال سنگھ وزیر اور تیجا سنگھ سپہ سالار"

(ترجمہ اتہاسک لیکچر صفحہ ۲۱۰)

اس معاہدہ کے نتیجہ میں سکھ فوج کی تعداد کم کر دی گئی۔ نیز بیاس اور ستلج کا درمیانی علاقہ انگریزوں کی نذر کر دیا گیا۔

اس کے بعد پھر ۱۸۴۶ء ۱۶ دسمبر کو بھیروال کے مقام پر دوسرا معاہدہ کیا گیا۔ اس معاہدہ کی رو سے لاہور دربار کی نگرانی کے لئے انگریز ریذیڈنٹ مقرر کیا۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان گیانی پرتاپ سنگھ گیانی بیان کرتے ہیں:-

"۱۶ دسمبر ۱۸۴۶ء کو بھیروال کے مقام پر دوسرا معاہدہ کیا گیا۔ جس کے مطابق دربار کی نگرانی کے لئے انگریز ریذیڈنٹ مقرر کیا گیا۔ راجہ تیجا سنگھ سردار شیر سنگھ اٹاری۔ دیوان دینا ناتھ۔ فقیر نور الدین سردار رنجودھ سنگھ مجیٹھیا۔ بھائی ندھان سنگھ۔ سردار عطر سنگھ سردار شمشیر سنگھ وغیرہ کی ایک کونسل بنائی گئی۔ جو انتظام حکومت میں ریذیڈنٹ کی معاون اور مددگار ہو گی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس معاہدہ میں یہ بھی لکھا گیا کہ ۴ ستمبر ۱۸۵۴ء کو مہاراجہ دلیپ سنگھ کی عمر سولہ سال کی ہو جائے گی اور انتظام حکومت ان کے سپرد کر دیا جائے گا۔۔۔۔ بھیروال کے اس معاہدہ کے مطابق لارڈ ہارڈنگ نے سر ہنری لارنس کو لاہور دربار کا ریذیڈنٹ مقرر کیا۔۔"

(ترجمہ از اتہاسک لیکچر صفحہ ۲۱۱)

ان معاہدوں کے بعد پھر سکھوں اور انگریزوں میں لڑائیاں ہوتی رہیں۔ مہارانی جنداں اور اس کے کئی سردار یہ چاہتے تھے کہ لاہور سے انگریزوں کا دخل ہٹایا جائے۔ اسی دوران میں ملتان میں بغاوت ہو گئی۔ اسکے علاوہ سکھوں نے بعض اور مقامات پر بھی انگریزوں پر حملے کئے۔ جن کا انجام آخر کار سکھوں کی مکمل شکست کی صورت میں ہوا۔ سکھ قوم کی اس شکست کے بعد انگریزوں نے پنجاب پر پوری طرح قبضہ جما لیا۔ اور نابالغ دلیپ سنگھ کو جو در اصل برائے نام ہی مہاراجہ تھا۔ گدی سے بیدخل کر دیا۔ مہاراجہ دلیپ سنگھ کی اس بیدخلی کے موقعہ پر جو شرائط طے کی گئیں۔ وہ سکھ مورخین کے نزدیک یہ تھیں۔

"اول:- مہاراجہ دلیپ سنگھ پنجاب کی حکومت ہمیشہ کے لئے انگریزوں کے سپرد کرتے ہیں۔

دوم:- مہاراجہ دلیپ سنگھ کوہ نور ہیرا مہارانی وکٹوریہ کی نذر کرتے ہیں۔

سوم:- ایسٹ انڈیا کمپنی مہاراجہ دلیپ سنگھ اور ان کے خاندان کے گذارہ کے لئے زیادہ سے زیادہ پانچ لاکھ روپیہ سالانہ دے گی۔

چہارم:- مہاراجہ دلیپ سنگھ کے ساتھ عزت اور احترام کا سلوک کیا جائے گا۔ انہیں تاحیات گذارہ ملتا رہے گا۔ لیکن گورنر جنرل جہاں چاہیں۔ انہیں وہاں رہنا ہوگا۔

پنجم:- مہاراجہ دلیپ سنگھ اور ان کے وارثان نے پنجاب کے حقوق چھوڑ دیئے ہیں" (ترجمہ از اتہاسک لیکچر صفحہ ۲۳۶)

(رسالہ ساہت سماچار فروری ۱۹۵۲ء)

ان شرائط پر مارچ ۱۸۴۹ء میں نابالغ مہاراجہ دلیپ سنگھ۔ اور دوسرے تمام درباریوں کے دستخط کروائے گئے۔ اس طرح پنجاب انگریزی حکومت کا حصہ بنا دیا گیا۔ (باقی آئندہ)

شکریۂ احباب

میرے والد صاحب شیخ عبد الرحمٰن وکیل صاحب کی وفات پُر ملال پر اندرون اور بیرون ملک سے بہت سے اصحاب نے ہمدردانہ خطوط لکھے۔ جن کا جواب فرداً فرداً دینا فی الحال محال ہے۔ اس لئے میں بذریعہ روزنامہ الفضل لاہور ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ جناب والد صاحب کی بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(شیخ تصویر الرحمٰن سیالکوٹ)

تہذیب و تمدّن کے میدان میں

مسلمانوں کی حیرت انگیز ترقی

تمدنی اثرات

"کسی قوم کو برباد کر دینا۔ اس کی کتابوں کو جلا دینا۔ اسکی یادگاروں کو منہدم کر دینا ممکن ہے۔ لیکن جو کچھ اثر وہ قوم چھوڑ گئی ہے۔ وہ کانسی کی بنیادوں سے بھی زیادہ مضبوط ہے۔ انسان کی قوت اس کو اکھیڑ نہیں سکتی۔ اور صدیوں کی صدیاں بھی بمشکل اسکو مٹا سکتی ہیں۔" (لیبان)

اہلِ عرب کا تمدّن

ہر قوم کا تمدن اس سے پہلے کی قوموں کے تمدّن کا آئینہ ہوتا ہے۔ جس میں ان قوموں کی تہذیب و تمدن کے خط و خال پوری طرح نظر آتے ہیں۔ ہر زمانہ میں زمانہ گذشتہ کا اثر موجود ہوتا ہے۔ اور قدرت کا یہ ایک قانون ہے۔ کہ ہر قوم اپنے قرونِ ماقبل سے مستفید ہوتی ہے۔ اگر خود اس میں کسی قسم کی صلاحیت و مادۂ ایجاد ہے۔ تو وہ اپنی یادگاریں آئندہ زمانہ کے لئے چھوڑ جاتی ہے۔ کسی قوم کا اس قانون سے بچنا ناممکن ہے۔ علم الآثار کی مسلسل تحقیقات سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے۔ کہ تمدّن یونان کا ماخذ اشور اور قدیم مصر ہے۔ اس میں شک نہیں کہ مصریوں نے بھی اپنے تمدن کی بنیاد اپنے سے پیشتر کی اقوام کے تمدن پر رکھی ہوگی۔ دنیا کی قدیم ترین اقوام اہل عرب۔ اہل یونان۔ رومی۔ اہل فنیشیا اور اہل یہود وغیرہ نے اپنے سے پیشتر کی قوموں سے تمدّن سیکھا۔ کیونکہ وہ ایسا کرنے پر مجبور تھیں۔ اور یہ تو ناممکن ہے۔ کہ ہر زمانہ میں ہر قوم کو ازسرِنو اپنا تمدن شروع کرنے کی ضرورت پیش آئے۔ پس لازم ہے کہ ہر قوم اپنے سے پہلے گذری ہوئی قوموں کے تمدّن کو اخذ کرے۔ اور اس میں اپنی طرف سے کچھ نہ کچھ اضافہ کرے۔

اہل عرب جن کا تمدن تمام دنیا کی قدیم و جدید اقوام سالقہ و حال میں ایک ممتاز درجہ رکھتا ہے۔ اسی کلیہ سے مستثنیٰ نہ رہ سکے۔ اور ان کو بھی "قانون مذکورہ بالا کے مطابق" اپنے ماقبل کی اقوام کے اثرات قبول کرنے کی ضرورت لاحق ہوئی۔ مگر تاریخ عالم کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوگئی ہے۔ کہ بعض قوموں کی فطری ذکاوت اور قوت اختراع اس درجہ ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی پیشرو قوموں کے تمدنی اثرات سے مغلوب نہ ہو کر اس تمدنی مادہ کو جو ان کے ہاتھ آتا ہے تبدیل کرکے اپنے خیالات و حوائج کے مطابق بنا لیتی ہیں۔ اس امر میں نہایت جرأت کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ کوئی قوم اہل عرب سے آگے نہیں بڑھ سکی۔ بلکہ ان کے بعد بھی جن قوموں نے اس مشہور قوم کی تقلید کی وہ بھی سوائے اس کے کہ اقوام مختلفہ کے تمدن سے مختلف باتیں چن لیں۔ کوئی مزید اضافہ نہ کر سکیں۔

اہلِ عرب کی تمدنی ترقی کے اسباب

تمام شعبہ حیات تمدن میں عربوں کا اس قدر سرعت و مستعدی سے ترقی کر جانا۔ ایسی ترقی جو اہلِ عرب کو ایک صدی میں حاصل ہوئی۔ اور دوسری قوموں کو کئی ہزار برس کے بعد بھی حاصل ہونا ناممکن تھا۔ یقیناً حیرت انگیز ہے۔ اس فوری ترقی کے اسباب کیا تھے؟ اور کن وجوہ سے یہ قوم اس قدر سرسبز اور کامیاب رہی؟ اس کے جواب میں صرف یہی کہنا کافی ہوگا۔ کہ مذہب اسلام ہی کی تعلیمات کا نتیجہ تھا۔ جس کی بدولت اس قوم کو نیز ہر اس قوم کو جو اس کے زیر اثر رہی۔ اس قدر اعلیٰ و ارفع تمدن نصیب ہوا۔ اور وہ دنیوی ترقیوں کی اس حد تک پہنچ گئی۔ جہاں پہنچنا انسانی ترقی کی آخری حد ہے۔

دنیا کی وہ تمام اقوام جن پر اسلام کا پرتو پڑا۔ روشنی تمدن سے جگمگا اٹھیں۔ اسلام اپنے ایمان۔ عقائد اور خدا پرستی کے ساتھ جہاں جہاں گیا۔ علم و حکمت و تمدن اس کے ہمرکاب تھے۔ عرب۔ مصر۔ فارس۔ شام۔ اندلس۔ مراکش ترکستان۔ ہندوستان اسلام جہاں گیا۔ ایک آفتاب تھا۔ جس نے تمام دنیا کو علم و حکمت کی روشنی سے منور کر دیا۔ اسلام نے اپنے پیرووں کے لئے جو احکام صادر کئے ہیں۔ وہ وہی ہیں۔ جو اس قوم کو جو اسکی پیرو ہے۔ شائستگی اور تمدن کے اعلیٰ ترین مدارج پر فائز کرنے اور اس کو دنیا کی تمام قوموں میں ممتاز جگہ دلانے میں پُر اثر ثابت ہو چکے ہیں۔ ہم اپنے اس دعویٰ کی تائید میں ایک فاضل امریکن مصنف کی رائے پیش کرتے ہیں۔ وہ لکھتا ہے:۔

"دنیا میں اکثر کامیابی ہی صداقت کا معیار رہی ہے۔ اہلِ اسلام اپنی رفتار تمدن کی سرعت اور اس کی شان و شوکت کے ثبوت میں اپنے پیغمبر کی دعوت الہامی کو پیش کر سکتے ہیں۔ ......

یہ خیال کرنا قطعی غلط فہمی ہے۔ کہ اہلِ عرب کی ترقی بزور شمشیر ہوئی۔ ممکن ہے کہ شمشیر انسان کے مسلمہ عقائد قومی کو بدل دے۔ مگر وہ انسانی ضمائر پر اثر نہیں ڈال سکتی۔ اگرچہ شمشیر کی حجت قوی ہے۔ مگر اس سے بھی بڑھ کر ضرور کوئی اور قوی چیز ہونی چاہیئے۔ قبل اس کے کہ اسلام ایشیا اور افریقہ کی خانگی زندگی میں سرایت کر گیا۔ قبل اس کے کہ عربی دنیا کی کئی مختلف قوموں کی زبان بن گئی"۔

(انٹیلیکچوئل ڈیویلپمنٹ آف یورپ جلد اول صفحہ ۳۳۲ از ڈاکٹر ڈریپر)

ڈاکٹر ڈریپر کے اس فلسفیانہ استدلال سے ناظرین بآسانی اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ کہ جس چیز نے مسلمانوں کو دنیا کی تمام قوموں پر فتحیاب بنایا۔ اور ان کو اس عظیم الشان تمدن کا بانی ٹھہرایا۔ وہ مذہب اسلام کی پاک تعلیمات تھیں۔ یہ وہی مذہب اسلام ہے۔ جس کی بدولت قرون سابقہ کے مسلمانوں نے اس قدر رفعت و عظمت حاصل کی تھی اور جو آج اس پر پوری طرح عمل پیرا نہ ہونے کی وجہ سے اس قعرِ ذلت و حضیض نکبت میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم (پ ۱۳ سورہ رعد)

تمدنِ یورپ اور اسلام

یہ امر مسلم الثبوت ہے۔ کہ اسلام نے تمدنِ یورپ پر گہرا اور پائیدار اثر ڈالا ہے۔ اسلام نے یورپ کے لئے ایک ایسی سنگین۔ دیرپا اور صحیح بنیاد قائم کی۔ جس پر اس نے اپنے تمدن و تہذیب کی عمارت تعمیر کی۔ یورپ کا موجودہ دورِ ارتقاء جس نے اس کو اوجِ کمال پر پہنچا دیا ہے۔ وہ اسلامی اثرات کا ایک بیّن نتیجہ ہے۔ جبکہ یورپ کا آسمان قرونِ وسطیٰ میں چاروں طرف وحشت و جاہلیت کی تاریکی سے گھرا ہوا تھا۔ ایسے وقت میں اسلام کی نورانی صبح طلوع ہوئی۔ جو تہذیب و تمدن کی روشنی پھیلاتی اور تمام آفاق پر اپنا پرتو ڈالتی ہوئی نظر آئی۔

فرنچ مستشرق پروفیسر سدیو اہل عرب کی بیش بہا ایجادات اور ان کے علوم و فنون کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"ہمارے موجودہ دورِ تمدّن کے ہر ایک شعبۂ عمل میں اہلِ عرب کے اثرات صاف طور پر نمایاں ہیں۔ نویں صدی عیسوی سے پندرھویں صدی عیسوی تک اس عظیم الشان لٹریچر کی بنیاد پڑ چکی تھی۔ جو اب تک قائم ہے۔ قسم قسم کی پیداوار اور بیش بہا ایجادات جو دماغ کی حیرت انگیز فعالیت نے اس زمانہ میں کیں۔ اور ان کا اثر مسیحی یورپ پر پڑا۔ اس سے ہمارے اس خیال کو تقویت پہنچی ہے۔ کہ اہلِ عرب نے تمام چیزوں میں ہماری رہنمائی کی ہے۔ ایک طرف ازمنۂ وسطیٰ کی تاریخ کے لئے ہم بے اندازہ مواد پاتے ہیں۔ جو سفرناموں اور سوانح عمریوں میں بکثرت موجود ہے۔ دوسری طرف ہم بے نظیر صنعت و حرفت اور اصول انجینئری بالفعل و بالخیال اور دیگر علوم و فنون میں ان کے اہم انکشافات کو معلوم کرتے ہیں۔ کیا یہ سب باتیں ان لوگوں کے کارناموں کو واضح اور نمایاں نہیں کرتیں۔ جو بہت مدت سے حقارت اور نفرت سے دیکھے جاتے ہیں۔

(دی ہسٹورینس ہسٹری آف دی ورلڈ جلد ۸ صفحہ ۲۷۵)

اس سے زیادہ ایک یورپین علم تاریخ کا ماہر تمدن یورپ پر اسلام کے اثرات کا کیا تذکرہ کر سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک اور یورپین مورخ کا قول بیان نقل کرتے ہیں۔ (ڈاکٹر گستاولی بان لکھتا ہے:۔

"عربوں کا اثر مغرب کی زمین پر بھی اتنا ہی ہوا جتنا کہ مشرق میں ہوا۔ اور انہی کی بدولت یورپ نے تمدن حاصل کیا۔" (تمدن عرب مترجمہ ڈاکٹر سید علی گوہر بلگرامی صفحہ ۵۱۳)

تمدن یورپ پر اسلامی اثرات کی ابتداء

تمدن یورپ پر اسلامی اثرات کی ابتداء صلیبی لڑائیوں کے زمانہ سے جو اہل یورپ اور عربوں کے باہمی اختلاط کا زمانہ ہے ہوتی ہے۔ جو یورپ میں تہذیب و تمدن کی اشاعت کا ایک مفید ترین ذریعہ ثابت ہوا۔ مختلف ذہنی اور دماغی کارروائیوں کی ابتداء جن سے یورپ میں علوم و فنون کی تجدید ہوئی۔ اسی زمانہ سے شروع ہوتی ہے۔ جبکہ اہل اسلام ترقی و تہذیب کی شمعیں ہاتھوں میں لئے ہوئے تمام دنیا میں بڑھے جا رہے تھے۔ اس وقت یورپ سراسر تعصب اور جہالت کے قعرِ ظلمت میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس وقت یورپ کی حالت میں ایک نمایاں انقلاب پیدا ہوگیا۔ پوپ نے بیت المقدس کو مسلمانوں کے ہاتھوں سے چھڑا لینے کے لئے لوگوں کو ابھارنا شروع کیا۔ مذہبی جوش نے مسیحی دنیا کو اہلِ اسلام سے دست و گریبان ہونے کے لئے مسلح کر دیا۔ بڑے بڑے معرکے اور سخت خونریزیاں ہوئیں۔ جو اس کا لازمی نتیجہ تھیں۔ لیکن یہ لڑائیاں ایک حد تک مفید ثابت ہوئیں۔ انہی محاربات صلیبی کی بدولت اسلام کا تمدنی اثر یورپ پر بے انتہا پڑا۔ محقق لیبان لکھتا ہے:

"جس وقت ہم ان تجارتی تعلقات اور صنعتی و حرفتی ترقیوں پر جو صلیبیوں کے مشرق جانے سے پیدا ہوئیں۔ نظر ڈالیں تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہی صلیبی جنگیں تھیں۔ جنہوں نے یورپ سے وحشیانہ اخلاق و اوضاع کو دور کیا۔ اور وہ رجحان طبیعت پیدا کر دیا۔ جس پر علمی و ادبی ترقی نے جو یورپ میں دار العلوموں کے ذریعہ سے شائع ہوئی۔ وہ اثر ڈالا جو ایک دن یورپ کی نشأۃ ثانیہ کی صورت میں ظاہر ہونے والا تھا۔" (تمدن عرب صفحہ ۱۱۱)

(اسلام کا اثر یورپ پر) (باقی)

پاکستان کی صنعت پارچہ بافی

تقسیم ہند کے بعد پاکستان کے حصہ میں جو علاقے آئے۔ اگرچہ ان میں خام صنعتی اجناس کثیر مقدار میں پیدا ہوتی تھیں۔ لیکن ان سے اشیاء تیار کرنے کے کارخانے ایسے مقامات پر واقع تھے۔ جو اب بھارت کا حصہ ہیں۔ لاہور۔ لائل پور۔ اوکاڑہ اور ڈھاکہ کی بعض صنعتوں پر غیر مسلموں کا قبضہ تھا۔ اور ان کا غالب عنصر غیر پاکستانی تھا۔

مشرقی پنجاب کے فسادات اور دونوں مملکتوں کے مابین ذرائع نقل وحمل میں گڑبڑ پیدا ہو جانے کے باعث صورت حال بد سے بدتر ہوگئی۔ اسی طرح بھارت اور پاکستان کے ناخوشگوار تعلقات کی وجہ سے دونوں سلطنتوں کی باہمی تجارت اور صنعت بھی متاثر ہوئی۔ یہ صورت پاکستان کے لئے سخت آزمائش کے مترادف تھی۔ اور خیال یہ تھا۔ کہ اس کی بدولت پاکستان کی نوزائیدہ مملکت دم توڑ دیگی۔

لیکن ناساعد حالات میں اقوام ہمیشہ عظیم جدوجہد کا مظاہرہ کیا کرتی ہیں۔ اسی لئے حکومت پاکستان نے اس امر کی ہر ممکن سعی کی۔ کہ پاکستان کو جلد سے جلد صنعتی ملک بنایا جائے۔ حکومت کا یہ ارادہ روایتی جوئے شیر لانے کے برابر تھا۔ سرمایہ کی کمی۔ فنی تعلیم کا فقدان۔ تجربہ کا نہ ہونا ایسی مشکلات تھیں۔ جن پر قابو پانا آسان نہیں تھا۔ لیکن پاکستان نے ایک بہادر قوم کی طرح اپنے عزائم کو عملی جامہ پہنانے کی ٹھان لی۔ اور آج خدا کے فضل سے پٹ سن دباغی اور جفت سازی کے سلسلہ میں پاکستان خود مکتفی بن گیا ہے۔ خیال ہے۔ کہ پاکستان بہت جلد صنعت پارچہ بافی کاغذ اور سیمنٹ سازی کی صنعتوں میں بھی خود مکتفی بن جائے گا۔

صنعت پارچہ بافی میں جو ترقی اس قلیل عرصہ میں رونما ہوئی ہے۔ وہ معجزہ سے کم نہیں ہندوستان کے مسلمان ازمنہ وسطی سے صنعت پارچہ بافی میں منفرد حیثیت رکھتے تھے۔ اور ان کی مصنوعات کی مانگ تمام دنیا میں موجود تھی۔ پاکستان میں یہی پارچہ باف تقسیم ہند کے بعد آباد ہوئے۔ اور انہوں نے اس اہم صنعت کو گوناگوں مشکلات کے باوجود قلیل عرصہ میں پروان چڑھایا۔

انگریزی دور اقتدار میں بھی مسلمانوں نے متحدہ ہندوستان میں سب سے پہلے بمبئی میں کپڑا تیار کرنے کا کارخانہ نصب کیا۔ ۱۹۳۳ء تک ہندوستان میں مسلم کارخانہ داران پارچہ بافی اس صنعت میں پیش پیش تھے۔ ایک مسلم ادارے نے ہندوستان بھر میں صنعت پارچہ بافی کے دس کارخانے قائم کئے ہوئے تھے۔ ۱۹۳۶ء کے بعد مسلمانوں کے ہاتھ پہلی سی سیادت نہ رہی۔ اور تقسیم ہند کے وقت کپڑا تیار کرنے کے مسلم کارخانہ داروں کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ ۱۹۴۷ء میں ہندوستان میں مسلمانوں کے صرف دو کارخانے باقی رہ گئے تھے۔ اور باقی کارخانے ان کے ہاتھ سے نکل چکے ہوئے تھے۔ مسلمانوں کی اس حالت کو سمجھنا کوئی مشکل بات نہیں۔ وجہ یہ تھی۔ کہ ہندوستان کی فرقہ وارانہ ذہنیت نے مسلمان کارخانہ داروں کو صنعتی میدان سے بھگانے کی کوشش کی تھی۔ اور ۱۹۳۰ء کے بعد اسی ذہنیت کے سبب مسلمان کارخانہ داروں کو پارچہ بافی کے کام میں بہت زیادہ شکست ہوئی تھی۔ یہ اسی ذہنیت کا نتیجہ تھا۔ کہ ۱۹۴۷ء میں ہندوستان کی تقسیم ہوگئی۔ اور وہاں سے مسلمان پارچہ بافوں کو پاکستان آنا پڑا۔

پاکستان کی تشکیل کے بعد جب پہلے پہل کپڑے کی صنعت پر سرمایہ لگانے کی کوشش کی گئی۔ تو نتائج کچھ حوصلہ افزا نہ تھے۔ اور جب سرمایہ میسر آگیا۔ تو تربیت یافتہ کارکن نہ ملتے تھے۔ اس کے علاوہ کپڑا تیار کرنے کی بھاری مشینری موجود نہیں تھی۔ اور نہ ہی آسانی سے ملتی تھی۔ لیکن جب ان تمام مشکلات پر قابو پا لیا گیا۔ تو تیار کپڑے کی قیمت خاصی زیادہ آنے لگی۔ اور یہ صنعت غیر ملکی درآمدی کپڑے کا مقابلہ نہ کر سکی۔ وجہ یہ تھی۔ کہ پاکستان میں تکلوں کو نصب کرنے میں ہندوستان کے مقابلہ میں کہیں زیادہ خرچ آنے لگا۔

۱۹۴۷ء میں پاکستانی تکلے ملک کی ضروریات کا صرف دس فی صد حصہ پورا کرنے کے قابل تھے۔ یہ مقدار ۱۸ گز فی کس کی شرح سے متعین کی گئی تھی۔ دنیا کا کوئی ملک اپنے عوام کا تن ڈھانکنے کے لئے کسی غیر ملک کا دست نگر ہونا پسند نہیں کرتا۔ اس لئے پاکستان کو کپڑے کے معاملہ میں خود مکتفی بنانے کے لئے اس صنعت پر زیادہ سے زیادہ سرمایہ صرف کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس اہم صنعت پر نجی سرمایہ لگانے کے لئے ہر ممکن جدوجہد کی گئی حکومت نے بھی اس سلسلہ میں ہر امداد اور تعاون کا یقین دلایا۔ پاکستان کے لئے دولت مشترکہ کے ممالک سے ہی پارچہ بافی کی مشینری منگوائی جاسکتی تھی۔ اور ان ممالک نے پاکستان کو دو سال تک حصول مشینری کے لئے مصروف انتظار رکھا۔ اسی مشینری کی پہلی کھیپ پاکستان میں ۱۹۴۹ء کی دوسری ششماہی میں پہنچی۔ اس مشینری کے لئے ۱۹۴۷ء میں آرڈر دیئے گئے تھے۔ اور یہ آرڈر بھی بہت کم تکلوں کے لئے دیئے تھے۔

جب جاپان دوبارہ تجارت اور صنعت کے میدان میں داخل ہوا۔ اور اس نے مقابلۃً سستے داموں اور کم وقت میں مشینری دینے کے وعدے کئے۔ تو پاکستان نے ۱۹۵۰ء میں پارچہ بافی کی مشینری کے حصول کے لئے کثیر مقدار میں جاپانی فرموں کو آرڈر دیئے۔ ۱۹۵۲ء میں تین لاکھ تکلوں نے کام کرنا شروع کر دیا۔ اور اس طرح ملک میں پہلے سے دوگنا زیادہ کپڑا تیار ہونا شروع ہوگیا۔

پاکستان کی نئی صنعت پارچہ بافی کو سخت ناساعد حالات اور ناسازگار ماحول میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا پڑا۔ کہیں کارخانہ قائم کرنے کے لئے زمین نہ ملتی تھی۔ کہیں سستی برقی قوت میسر نہ آتی تھی۔ اس مشکل پر قابو پانے کے لئے صنعت کاروں کو برقی قوت پیدا کرنے کے لئے بہت قیمتی پلانٹ نصب کرنے پڑے تھے۔ کہیں پانی نہ ملتا تھا۔ پھر تربیت یافتہ کارکن نہ ملتے تھے۔ اور سب سے بڑی مشکل فنی عملہ کا حصول تھا۔ جب ۱۹۵۱-۵۲ء میں اس صنعت نے ان مشکلات پر کسی حد تک قابو پا لیا۔ تو حکومت پاکستان نے کپڑے کی درآمد کھلے لائسنسوں پر جاری کر دی۔ یہ صحیح ہے۔ کہ حکومت کے اس اقدام سے ملکی کپڑے کی بڑھی ہوئی قیمتوں پر قابو پا لیا گیا تھا۔ لیکن دوسری طرف اس ناتواں صنعت کو جو ابھی اپنے پاؤں پر کھڑی ہونے کے قابل نہ ہوئی تھی۔ سخت دھچکا لگا۔ درآمدی کپڑے کے باعث ملکی کپڑے کی مانگ بالکل کم ہوگئی۔ اور ملوں کے گودام ملکی کپڑے سے اٹ گئے۔ اس بحرانی دور میں کھڈی پر تیار ہونے والے کپڑے کی صنعت تو سر تھام کر بیٹھ گئی۔ اور اس کے سنبھلنے کا امکان محال ہوگیا۔ حکومت پاکستان نے آخر کار متعدد درخواستوں اور احتجاجوں کے بعد ملکی کپڑے کو ایک حد تک تحفظ دیا۔

۱۹۵۲ء کی آخری سہ ماہی میں غیر ملکی کرنسی کے حصول میں سخت دقتوں کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اس کے باعث ہمیں تمام درآمدات کو بہت کم کرنا پڑا۔ یہ صورت حال پاکستان کے لئے ایک غیر متوقع رحمت تھی۔ ان ایام میں ٹیکسٹائل مشینری کے لئے زیادہ سے زیادہ آرڈر دیئے گئے۔ اور ملک میں زیادہ سے زیادہ تکلے نصب کئے گئے۔ صنعت پارچہ بافی کے استحکام کے سلسلہ میں ۱۹۵۳ء سنہری سال کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس سال کپڑا تیار کرنے کی ملوں میں بتدریج اضافہ ہوا ہے۔ اور تکلوں کی تعداد سابقہ تعداد سے پھر دوگنی ہوگئی ہے۔

کراچی میں سب سے پہلے ولیکا ٹیکسٹائل ملز نے ۱۹۴۹ء میں کام کرنا شروع کیا۔ اس کے قیام کے بعد کراچی میں سترہ سے کارخانے معرض وجود پر آئے۔ اور ان کے تکلوں کی تعداد دو لاکھ ہے۔ مزید دو لاکھ تکلے بہت جلد نصب کئے جانے والے ہیں۔ اتنی مزید تعداد غیر ممالک سے درآمد کی جا رہی ہے۔ خیال ہے۔ کہ ۱۹۵۵ء کے اخیر تک یہ تمام کے تمام تکلے کراچی میں کام کرنا شروع کر دیں گے۔

پاکستان بھر میں کپڑے کے کارخانوں کا قیام نہایت تیز رفتاری سے کیا جا رہا ہے۔ پنجاب بہاولپور اور سندھ بھی اس میدان میں پیچھے نہیں رہے ہیں۔ پنجاب میں تقسیم ہند کے وقت صرف ایک لاکھ تکلے کام کر رہے تھے۔ لیکن اب اس تعداد میں مزید ایک لاکھ تیس ہزار تکلوں کا اضافہ ہو چکا ہے۔ اور ڈیڑھ لاکھ کے قریب نئے تکلے جلد لگائے جانے والے ہیں۔ اس کے علاوہ ساٹھ لاکھ مزید تکلے مختلف پارٹیوں کے لئے منظور ہو چکے ہیں۔ خیال ہے کہ یہ تمام تکلے ۱۹۵۵ء کے آخر تک کام کرنا شروع کر دیں گے۔

تقسیم ہند سے پہلے سندھ میں پارچہ بافی کا کوئی کارخانہ موجود نہ تھا۔ اب وہاں ساڑھے سولہ ہزار تکلوں کے دو کارخانے کپڑا تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ اس کے علاوہ گیارہ نئی پارٹیوں کو اڑھائی لاکھ تکلے لگانے کی حکومت نے منظوری دے دی ہے۔

شمال مغربی سرحدی صوبہ کے لئے بھی پچاس ہزار تکلوں کی منظوری دے دی گئی ہوئی ہے۔ خیال ہے کہ آئندہ ڈیڑھ سال میں وہاں اتنے تکلے نصب کر دیئے جائیں گے۔ بہاولپور اور خیرپور میں پچاس ہزار نئے تکلوں کا کارخانہ نصب ہوگا۔ یہ کارخانہ کھڈی پر کام کرنے والے بافندوں کو سوت مہیا کریگا۔ یہ بافندے زمانہ قدیم سے اپنے اعلیٰ فن اور صلاحیت کار کے لئے مشہور ہیں۔ اس وقت تک حکومت پاکستان ملک بھر کے لئے بیس لاکھ تکلوں کے نصب کرنے کی منظوری دے چکی ہے۔ توقع ہے۔ کہ یہ تعداد ۱۹۵۷ء تک مکمل طور پر کام کرنا شروع کر دیگی۔ اس وقت پاکستان نہ صرف خود مکتفی ہوگا۔ بلکہ اس قابل بھی ہو جائے گا۔ کہ کپڑے اور سوت کی کثیر مقدار برآمد کرے۔ بالفاظ دیگر صنعت پارچہ بافی کے خود مکتفی ہونے کے بعد پاکستان ہر سال تقریباً پچاس کروڑ روپیہ کا غیر ملکی زر مبادلہ بچا سکے گا۔ اس وقت یہ رقم غیر ملکی کپڑے کی خرید پر صرف کی جا رہی ہے۔

پتہ مطلوب ہے:- میاں عبدالکریم صاحب ولد

میاں عبدالجلیل صاحب بھاگل پوری سابق درویش قادیان کا پتہ درکار ہے۔ جو دوست ان کے ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال)

پس ماندہ ممالک کی ترقی کے لئے غیر ملکی سرمایہ کی ضرورت ہے

اقوام متحدہ کی اقتصادی کونسل میں پاکستان، امریکہ، ترکی اور بلجیم کی تجویز

نیویارک ۱۷ اپریل۔ پاکستان۔ امریکہ۔ ترکی اور بلجیم نے اقوام متحدہ کی اقتصادی اور سماجی کونسل میں ایک تجویز پیش کی ہے۔ جس میں پسماندہ ممالک کی اقتصادی ترقی کے لئے زیادہ سے زیادہ نجی غیر ملکی سرمایہ لگانے کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ چار ملکی تجویز میں سرمایہ کی ضرورت والے اور سرمایہ لگانے والے ممالک کے لئے کئی ایک سفارشات پیش کی گئی ہیں۔

پاکستانی مندوب مسٹر تفضل علی نے تجویز پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان نے غیر ملکی نجی سرمایہ پر نہایت معقول پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔ اور غیر ملکی سرمایہ کو ٹیکس کی بہت سی سہولتیں دی گئی ہیں۔ سرمایہ اور منافع باہر لے جانے کی آزادی ہے۔ اور اقتصادی اور سماجی طور پر ملک کافی مستحکم ہے۔ مسٹر تفضل علی نے یہ خیال ظاہر کیا۔ کہ سرمایہ برآمد کرنے والے ملکوں کو بیرونی سرمایہ کاری پر عائد پابندیاں ختم کر دینا چاہئیں۔ آپ نے اقتصادی ترقی کے لئے فوری طور پر اقوام متحدہ کے خاص فنڈ کھولنے کی ضرورت پر زور دیا۔

فرانسیسی مندوب نے شکایت کی کہ پسماندہ ممالک کی اقتصادی ترقی کے مسئلہ کو تو حل کیا گیا ہے۔ اور نہ اسے فوری طور پر حل ہی کیا جا رہا ہے۔ ایسے ممالک کو کافی عرصہ تک غیر ملکی سرمایہ کی ضرورت رہے گی اس سلسلے میں یہ ضروری ہے۔ کہ سرمایہ لگانیوالے ملکوں کو کم ترقی یافتہ ممالک میں ترقی کے امکانات کی ضروری معلومات بہم پہنچائی جائیں۔

عالمی بنک برائے ترقی و تعمیر کے صدر مسٹر بلیک نے کونسل کو بتایا کہ صنعتی طور پر ترقی یافتہ ممالک کو پسماندہ علاقوں کی امداد کے لئے جلد از جلد میدان میں نکلنا چاہیئے۔

یورپ کی دفاعی برادری کی اہمیت

واشنگٹن ۱۶ اپریل۔ صدر آئزن ہاور نے یورپ کی دفاعی برادری اور معاہدہ شمالی اوقیانوس کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ جب تک ضروری سمجھے گا۔ یورپ اور خاص طور پر جرمنی میں اپنی فوج رکھے گا۔

آپ نے کہا کہ یورپی دفاعی برادری اور اوقیانوسی تنظیم میں ہم آہنگی پیدا ہونے پر یہ مشترکہ دفاعی تنظیم یورپ کی ایک عظیم ترین قوت بن جائے گی۔

مغربی طاقتوں نے صدر آئزن ہاور کے بیان کا خیر مقدم کیا ہے۔

وزیر اعظم جاپان کراچی آئیں گے

کراچی ۱۶ اپریل۔ وزیر اعظم جاپان مسٹر یوشیدا ماہ جون کے آخر میں سرکاری طور پر چار روز کے لئے یہاں آئیں گے۔ مسٹر یوشیدا اپنے قیام کراچی کے دوران میں حکومت پاکستان سے باہمی دلچسپی کے معاملات" پر تبادلۂ خیالات کریں گے۔ اس سلسلہ میں کراچی میں جاپانی سفارت خانے کے ترجمان نے مزید وضاحت کرنے سے انکار کر دیا۔

وزیر اعظم جاپان اپنی صاحبزادی مسز کاسو کو آسو کے ساتھ ۲۲ مئی کو دنیا کے ۷۵ روزہ دورے پر ٹوکیو سے روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ اسی دورہ کے سلسلہ میں کراچی آئے ہیں۔ پاکستان کے علاوہ۔ آپ امریکہ، کینیڈا، برطانیہ فرانس، مغربی جرمنی اور بھارت بھی جائیں گے۔

نیویارک ۱۶ اپریل۔ کورٹ لینڈ کے میئر ڈاکٹر کر پاکستان میں چند روز قیام کرنے کے بعد کل واپس نیویارک پہنچ گئے۔ ڈاکٹر کر نے بتایا کہ پاکستان کے عوام امریکہ سے نہایت گہرے تعلقات استوار کرنے کے خواہاں ہیں۔

پاکستان سے سکھ یاتریوں کی واپسی

اہل پاکستان کی مہمان نوازی کا اعتراف

امرتسر ۱۶ اپریل۔ پاک پنجاب میں گوردوارہ پنجہ صاحب کی یاترا کے بعد سکھ یاتری امرتسر واپس پہنچ گئے ہیں۔ سکھ جتھہ کے لیڈر نے ایک ملاقات میں بتایا کہ پاکستان میں ان کی رہائش کے نہایت اطمینان بخش انتظامات کئے گئے تھے۔ بیساکھی کے دن ایک ہزار سے زائد ہندوؤں اور سکھوں نے ایک دیوان میں شرکت کی۔

سیمنٹ کے نرخوں میں کمی!

کراچی ۱۶ اپریل۔ آج سے سیمنٹ کے نرخوں میں آٹھ روپے فی ٹن کے حساب سے کمی کر دی گئی ہے۔ اشیائے ضروریہ کے نرخوں میں کمی کرنے کی پالیسی کے مطابق آئندہ سیمنٹ ۹۱ روپے ٹن کی بجائے ۸۳ روپے فی ٹن کے حساب سے فروخت ہوا کرے گا۔

ویزا سسٹم ختم ہونے سے ناجائز تجارت بڑھ جائے گی

پنجاب مسلم لیگ کے نائب صدر شیخ صادق حسن کا انتباہ

کراچی ۱۶ اپریل۔ مجلس دستور ساز کے رکن اور پنجاب مسلم لیگ کے نائب صدر شیخ صادق حسن نے متحدہ محاذ کے اس مطالبہ کی مذمت کی ہے کہ مشرقی پاکستان اور مغربی بنگال کے درمیان ویزا سسٹم ختم کر دیا جائے۔ آپ نے کہا ہے کہ اگر ویزا سسٹم ختم کیا گیا۔ تو سمگلنگ زیادہ وسیع پیمانے پر شروع ہو جائے گی۔

شیخ صادق حسن نے ایک بیان میں امید ظاہر کی ہے کہ مسٹر فضل الحق اور ان کے رفقاء گھٹیا قسم کے انتخابی نعروں کا شکار ہو کر ویزا سسٹم ختم کرنے کی غلطی نہیں کریں گے۔ کہ یہی ایک پابندی ہے۔ جس سے پاکستان سے ضروریات زندگی کی اشیاء سمگل ہونے کی روک تھام کی جا سکتی ہے۔ حال ہی میں مشرقی پاکستان کے ایک مسلمان کو گرفتار کیا گیا۔ جو ساٹھ ہزار پاکستانی روپے ہندوستان لے جانے کی کوشش کر رہا تھا۔ شیخ صادق حسن نے کہا کہ ایسے دشمنان وطن کی کمی نہیں۔ جو پاکستان کی مالی مشکلات کے باوجود ملکی دولت بھارت لے جاتے ہیں۔ کیا مسٹر فضل الحق دیانتداری سے یہ محسوس کرتے ہیں کہ ویزا سسٹم ختم کرنے سے عام آدمی کی دشواریاں دور ہو جائیں گی۔ کیا وہ یہ نہیں سمجھتے۔ کہ اس وقت پابندیوں کے باوجود وسیع پیمانہ پر جو سمگلنگ جاری ہے۔ ویزا کی رکاوٹ دور ہو جانے سے اس میں اضافہ نہیں ہوگا۔ آخر میں آپ نے امید ظاہر کی کہ مسٹر فضل الحق اپنی ذمہ داری کو پوری طرح محسوس کرتے ہوئے ویزا سسٹم منسوخ نہیں کریں گے۔

متحدہ محاذ کا وفد مغربی پاکستان آئیگا

ڈھاکہ ۱۶ اپریل۔ ایک مقامی اخبار کی ایک اطلاع کے مطابق مشرقی پاکستان کا متحدہ محاذ ۱۲ افراد پر مشتمل ایک وفد مغربی پاکستان بھیجے گا۔ اس وفد کے اخراجات متحدہ محاذ خود برداشت کرے گا۔

ڈاکٹر مصدق پر ایک اور مقدمہ

۹ الزامات کی فہرست

طہران ۱۶ اپریل۔ ڈاکٹر مصدق کو فوجی عدالت میں موجودہ فیصلے کے بعد شاید سول عدالت میں ایک اور مقدمہ کے سلسلہ میں پیش ہونا پڑے گا۔

ایرانی مجلس کے ایک رکن عبدالصاحب صفائی نے ڈاکٹر مصدق کے خلاف نو الزامات کی ایک اور فہرست پیش کی ہے۔ اس میں شاہ کے خلاف بغاوت کرنے مجلس کو غیر قانونی طور پر توڑنے، شاہ کے احکام نہ ماننے جن کے ذریعے انہیں برطرف کیا گیا تھا۔ اور دستور اساسی کے اصولوں کی خلاف ورزی کے اقدامات شامل ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر مصدق کو سول عدالت میں پیش ہونے کی زبردست خواہش ہے۔ آپ کا خیال ہے کہ وہاں انہیں۔ وہ آزادی گفتار حاصل ہوگی۔ جو انہیں فوجی عدالت میں حاصل نہیں۔ اور اس طرح آپ قوم کو اپنی بے گناہی سے آگاہ کر سکیں گے۔

ڈاکٹر مصدق کا دعویٰ ہے کہ فوجی عدالت ان کے مقدمے کی سماعت کی مجاز نہیں ہے کیونکہ وہ ابھی تک قانونی طور پر وزیر اعظم ہیں ۔۔ ۔۔ کے رویئے سے آگاہ کریں گے۔

آپ کانفرنس کے دوران میں بھی وہیں موجود رہیں گے۔

مسٹر جایا کی کولمبو میں طلبی!!

کراچی ۱۶ اپریل پاکستان میں سیلون کے ہائی کمشنر مسٹر ٹی بی جایا کو ان کی حکومت نے ایشیائی وزرائے اعظم کی کانفرنس کے سلسلہ میں مشورے کے لئے کولمبو میں طلب کیا ہے۔ کانفرنس اسی ماہ کے آخر میں شروع ہوگی۔ مسٹر جایا غالباً اپنی حکومت کو کانفرنس میں زیر بحث آنے والے مسائل کے متعلق پاکستان ۔۔

عالمی بنک نے پسماندہ ممالک کی ترقی کے لئے کوئی مؤثر کام نہیں کیا

اقوام متحدہ کی اقتصادی و مجلسی کونسل میں پاکستانی نمائندے کی تقریر

اقوام متحدہ ۱۲ اپریل۔ اقوام متحدہ کی اقتصادی و مجلسی کونسل میں پاکستانی نمائندہ مسٹر اکبر عادل نے کہا ہے کہ عالمی بنک نے پسماندہ ملکوں کی ترقی کیلئے کوئی مؤثر کام نہیں کیا آپ نے حاجتمند ملکوں کی اقتصادی امداد کے سلسلہ میں دو اہم تجاویز بیان کئے کہ (۱) ان ممالک کو اپنی آمدن کے دس فی صد تک سرمایہ ترقیاتی کاموں پر لگانے کے لئے عالمی بنک کی طرف سے ملنا چاہیئے اور (۲) عالمی بنک کو عارضی کساد بازاری کے باعث قرضہ دینے ۔۔ پہلو تہی کرنی چاہیئے۔

پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات ہر حال میں مضبوط رہیں گے

وزارت دفاع کا نشان قبول کرتے وقت شاہ سعود کا اعلان!

ڈیڑھ لاکھ اشخاص نے شاہ کی قیادت میں نماز جمعہ ادا کی

کراچی ۱۶ اپریل:- شاہ سعود نے اعلان کیا ہے۔ کہ اچھے اور برے دونوں حالات میں پاکستان اور سعودی عرب کے باہمی رشتے مضبوط رہیں گے۔ آج آپ نے پاکستانی بحریہ کے علمبردار جہاز سندھ میں وزارت دفاع، بحریہ اور فضائیہ کے نشان قبول کرتے ہوئے یہ امید ظاہر کی۔ کہ دنیا کے تمام اسلامی ملک پاکستان اور سعودی عرب کی طرح متحد ہو جائیں گے۔ آج شاہ سعود نے پولو گراؤنڈ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ تقریباً ڈیڑھ لاکھ اشخاص نے نماز میں شرکت کی — آج صبح شاہ سعود کراچی بندرگاہ میں پاکستانی بحریہ کے جہازوں کا معائنہ کرنے گئے۔ سعودی عرب کے شہزادے اور وفد دار بھی آپ کے ہمراہ تھے گودی پر وزیراعظم مسٹر محمد علی اور دوسرے ممتاز مہمان موجود تھے۔ بحریہ کے چیف آف سٹاف اور گودی کے کمانڈر سے تعارف کے بعد شاہی مہمان بحریہ کے ایک موٹر لانچ میں سوار ہوئے۔ اور جلوس کی صورت میں اس مقام پر گئے۔ جہاں پاکستانی بحریہ کے جہاز کھڑے تھے۔ "ٹیپو سلطان"، "شمشیر" اور "قاسم" نے شاہ کو ۲۱ توپوں کی سلامی دی۔ اور شاہی جلوس سات بحری اور دو تجارتی جہازوں سے گذرتا ہوا بحری جہاز "بہادر" پہنچا جہاں بحریہ کے جوانوں نے آپ کا استقبال کیا۔ یہاں شاہ سعود سندھ میں سوار ہوئے۔ جہاں بحریہ کے بڑے بڑے افسروں سے آپ کا تعارف کرایا گیا۔

شاہ سعود کو وزارت دفاع، پاکستانی بحریہ اور پاکستانی فضائیہ کے نشانات پیش کئے گئے۔

وزیراعظم مسٹر محمد علی نے وزارت دفاع کا نشان پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ نشان سعودی عرب اور پاکستان کی دوستی، خیر سگالی اور محبت کا نشان ہے۔ شاہ سعود نے نشان قبول کرتے ہوئے کہا "مجھے دونوں ملکوں کے دوستانہ اور برادرانہ تعلقات کے نشان کے طور پر [illegible] قبول کرتے ہوئے بے حد مسرت ہوئی ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ اچھے اور برے دونوں حالات میں پاکستان اور سعودی عرب کے باہمی رشتے ہمیشہ مضبوط رہیں گے۔" ہز میجسٹی نے کہا "ہم آپ کے ملک کو آپ کا ملک سمجھتے ہیں ہم ایک ہیں۔ اور متحد ہیں۔ مجھے امید ہے کہ دنیا کے تمام اسلامی [illegible] پاکستان اور سعودی عرب کی طرح متحد ہو جائیں گے"

[illegible] چودھری کمانڈر انچیف پاکستان [illegible] ایل۔ ڈبلیو کیننن کمانڈر انچیف پاکستان [illegible] شاہ سعود کو بحریہ اور فضائیہ کے نشانات پیش کئے۔

ڈاکٹر رالف بنش کا نیا اعزاز

نیو یارک ۱۶ اپریل:- معلوم ہوا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کے ٹرسٹی شپ ڈویژن کے ڈائرکٹر رالف بنش کو اقوام متحدہ کا نائب سیکرٹری جنرل مقرر کیا جا رہا ہے انہیں فلسطین میں صلح امن کے لئے نوبل پرائز مل چکا ہے۔

انڈونیشیا عالمی بنک کا رکن بن گیا

واشنگٹن ۱۶ اپریل:- انڈونیشیا عالمی بنک اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کا رکن بن گیا ہے۔ عالمی بنک کے حکام نے بتایا کہ فنڈ سے انڈونیشیا کو گیارہ کروڑ ڈالر ملیں گے اب تک عالمی بنک کے ۵۸ ممالک رکن بن چکے ہیں۔

.... عالمی بنک کا مجموعی سرمایہ نو ارب چودہ کروڑ اسی لاکھ ڈالر تک پہنچ چکا ہے۔

نو مراکشیوں کو سزائے موت

رباط ۱۶ اپریل:- معلوم ہوا ہے کہ عنقریب مراکش میں عدالتی اصلاحات نافذ کی جائیں گی۔ رباط میں جن ۱۸ مراکشیوں کے خلاف دہشت انگیزی کے الزام میں مقدمہ چلایا جا رہا تھا ان میں سے نو کو موت دو کو عمر قید اور باقی سات کو دس دس سال قید کی سزائیں سنائی گئی ہیں۔

ابھی کابینہ کی توسیع کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا

مسٹر فضل الحق کا اعلان

ڈھاکہ ۱۶ اپریل:- مشرقی بنگال کے وزیراعلیٰ مسٹر اے کے فضل الحق نے کہا ہے۔ کہ ابھی تک میری کابینہ کی توسیع کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ آپ نے بتایا کہ پاکستان جناح عوامی لیگ کے کنوینر مسٹر ایچ۔ ایس سہروردی نے مختلف امور کے بارے میں بعض تجاویز پیش کی ہیں۔ آپ نے بتایا کہ مسٹر سہروردی نے متبادل تجاویز بھی پیش کی ہیں۔ لیکن ابھی تک کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوا۔ مسٹر فضل الحق نے مشرقی بنگال کابینہ کی توسیع کے بارے میں شائع شدہ خبروں کو قیاس آرائیوں پر مبنی قرار دیا۔

پارلیمنٹ میں کشمیر پر بحث

کراچی ۱۶ اپریل: معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان پارلیمنٹ میں مسئلہ کشمیر پر بحث آئندہ سوموار کو ہوگی۔ یاد رہے کہ وزیراعظم مسٹر محمد علی نے چند روز ہوئے ایوان کو یقین دلایا تھا۔ کہ مسئلہ کشمیر پر مباحثہ کیلئے ایک دن مختص کیا جائے۔

مصر کا پریس سنڈیکیٹ توڑ دیا گیا

۲۴ اخبارات پر خفیہ سرکاری فنڈ سے امداد کا الزام!

قاہرہ ۱۶ اپریل:- مصر کی فوجی حکومت نے پریس سنڈیکیٹ کے انتظامی بورڈ کو توڑنے کا اعلان کر دیا ہے۔ پریس سنڈیکیٹ اخبارات کے مالکوں اور ملازموں پر مشتمل ہے۔ حکومت مصر نے ان چوبیس اخبار نویسوں کی فہرست بھی شائع کر دی ہے۔ جنہیں حکومت کے خفیہ فنڈ سے مبینہ امداد ملتی رہی ہے حکومت کی طرف سے ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ حکومت نے قومی قیادت کے وزیر میجر صلاح سلیم کی صدارت میں ایک کمیٹی قائم کر دی ہے۔ جو عارضی طور پر سنڈیکیٹ کے فرائض انجام دے گی۔ جن اخبار نویسوں پر خفیہ فنڈ سے امداد لینے کا الزام لگایا گیا ہے۔ ان میں سابق وفد پارٹی کے ترجمان "المصری" کے ایڈیٹر ڈاکٹر حسین عبد الفتاح بھی شامل ہیں۔ اس فہرست میں جو دوسرے نام شامل ہیں۔ ان میں فرانسیسی زبان کے جریدہ "ایجپشین" اور عربی زبان کے "الامان" کے پبلشر ایڈ گمبیڈ اور ہفت روزہ "الیوسف" کے مدیر احسان عبد القدوس کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں معلوم ہوا ہے۔ کہ ان اشخاص کو اخبار نویسی کا پیشہ اختیار کرنے کے حق سے محروم کر دیا جائے گا۔

سرکاری اعلان میں مزید کہا گیا ہے۔ کہ حال ہی میں جب سنسر شپ کی پابندی اٹھائی گئی تو بعض اخبارات نے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انقلاب کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیا تھا۔

یورپ کے لئے مزید امریکی فوج

پیرس ۱۶ اپریل:- وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ صدر آئزن ہاور نے فرانس کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے یورپ میں مزید امریکی فوج تعینات کرنا منظور کر لیا ہے۔

آسام میں طوفان سے نقصان

شیلانگ ۱۶ اپریل:- بدھ کو آسام کے شمالی علاقہ میں جو شدید طوفان آیا تھا۔ اس سے کئی نجی اور سرکاری عمارتوں کو نقصان پہنچا ہے۔ سینکڑوں درخت جڑ سے اکھڑ گئے۔ ابھی تک صرف ایک شخص کے ہلاک ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

جاپان اور فلپائن میں معاہدہ

ٹوکیو ۱۶ اپریل:- جاپان اور فلپائن میں تاوان جنگ کے سوال پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

ابن سینا کی ہزار سالہ برسی

روسی مندوبین بھی شریک ہوں گے

تہران ۱۶ اپریل:- ابن سینا کی ہزار سالہ برسی کی تقریبات میں شرکت کرنے کی غرض سے دنیا کے بیشتر ملکوں سے متعدد علماء اور حکماء ایران آ رہے ہیں۔ ان میں سوویٹ یونین کے مندوبین بھی شامل ہیں۔

یہ تقریبات یہاں ۲۲ اپریل سے ۲۸ اپریل تک جاری رہیں گی۔ کیمبرج یونیورسٹی میں فارسی کے پروفیسر برطانیہ کی نمائندگی کریں گے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ روسی وفد میں روسی اکاڈیمی کے ارکان شامل ہوں گے۔

شمالی ہند میں حادثے

نئی دہلی ۱۶ اپریل:- سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ گذشتہ چند دنوں میں آتشزدگی، مکانات گرنے اور طوفان باد و باران وغیرہ کے حادثات شمالی ہند میں تیرہ اشخاص کی ہلاکت کا باعث بنے ہیں

این ایم راؤ نے اپنا عہدہ سنبھال لیا

لاہور ۱۶ اپریل:- لاہور میں بھارت کے نئے ڈپٹی ہائی کمشنر مسٹر این۔ ایم۔ راؤ نے آج اپنا عہدہ سنبھال لیا۔ اور سابق ڈپٹی ہائی کمشنر مسٹر بینرجی اپنی بیوی کے ہمراہ امرتسر روانہ ہو گئے۔

مارشل ٹیٹو استنبول پہنچ گئے

استنبول ۱۶ اپریل:- یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو آج صدر بایار کے ہمراہ انقرہ سے استنبول پہنچے۔ جب مارشل ٹیٹو اور صدر بایار جلوس کی صورت میں سرکاری قیام گاہ کی طرف روانہ ہوئے تو راستہ میں ہزاروں اشخاص نے ان کا خیر مقدم کیا

— باریسال ۱۶ اپریل:- مشرقی بنگال کے وزیراعظم آج ڈھاکہ سے یہاں پہنچے۔ آپ بابو گنج اور گورندی پولیس اسٹیشن کے طوفان زدہ علاقوں کا دورہ کریں گے۔